روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 31/ اگست 2012ء 12 شوال 1433 ہجری 31 ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 202

ستاروں کی مانند

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

وہ گھر جس میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

(شعب الایمان، التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن)

46واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 7، 8اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Liveپروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46واں جلسہ سالانہ مورخہ 7، 8 اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 7 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	**جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور ڈیوٹیوں کا افتتاح (ریکارڈنگ)**
05-00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ براہ راست**
08-25 بجے رات	پرچم کشائی
08-30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ 8 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
02-20 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ''آنحضرت ﷺ کے ذریعہ شرف انسانیت کا قیام'' مقرر: مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ لندن
02-50 بجے دوپہر	تقریر: (انگلش) ''حضرت مسیح موعود کا جذبہ (۔) اور تحفہ قیصریہ''۔ مقرر: مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب، صدر قضاء بورڈ برطانیہ
03-20 بجے دوپہر	نظم
03-30 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ''قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت'' مقرر: مکرم محمد انعام غوری صاحب، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان
04-00 بجے سہ پہر	**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
07-30 بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
08-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 9 ستمبر 2012ء

02-00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
02-20 بجے دوپہر	تقریر (اردو) ''اطاعت خلافت کے روح پرور واقعات'' مقرر: مکرم منیر احمد خادم صاحب، ناظر اصلاح وارشاد قادیان
02-50 بجے سہ پہر	تقریر (انگریزی) ''قرآن مجید پر تشدد کی تعلیم دینے کے اعتراض کا جواب''۔ مقرر: مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج جماعت احمدیہ گھانا
03-20 بجے سہ پہر	نظم
03-30 بجے سہ پہر	تقریر (اردو) ''حضرت مسیح موعود کی تحریرات پر اعتراضات کے جوابات'' مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج وامام بیت فضل لندن
04-00 بجے سہ پہر	تقریر (انگریزی) ''مخالفت کی آندھیوں میں جماعت احمدیہ کی ترقیات'' مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
05-00 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
07-30 بجے رات	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
08-00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ۔ عربی قصیدہ مع اردو ترجمہ۔ اردو نظم تعلیمی اعزازات کی تقسیم، احمدیہ امن انعام کا اعلان
	اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

وقف عارضی اور ملازمین

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کیلئے لینے کی بجائے اپنے رب کیلئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء صفحہ 3)

(نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

کامیابی

❁ مکرم لطیف خاور صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے سعد حسن نے Avicenna سکول کراچی کی طرف سے یونیورسٹی آف کیمبرج کے او۔لیول پارٹ I کے امتحان 2012ء میں دو A سٹار اور ایک A حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مرحوم سابق نائب امیر ضلع کراچی کا پوتا اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت کارکن

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

❁ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ایک MSc فزکس یا CT Scan کا تجربہ رکھنے والے فرد کی ضرورت ہے۔ وقف نو میں شامل افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند افراد اپنی درخواست اور CV صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بھجوادیں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

''احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے''

26دسمبر 1905ء کی صبح کو مہمان خانہ قادیان کے بڑے ہال میں احباب کا ایک بڑا جلسہ اس غرض کے لئے منعقد ہوا تھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصلاح کے سوال پر غور کریں۔ اس میں بہت سے رفقاء کرام نے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ ایک رفیق نے اپنی تقریر کے ضمن میں کہا کہ ''جہاں تک میں جانتا ہوں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں صرف اسی قدر فرق ہے کہ وہ مسیح ابن مریم کا زندہ آسمان پر جانا تسلیم کرتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نیا امر ایسا نہیں جو ہمارے اور ان کے درمیان اصولی طور پر قابل نزاع ہو۔''

اس پر حضرت اقدس مسیح موعود نے 27دسمبر 1905ء کو بعد نماز ظہر وعصر بیت اقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے ''احمدی اور غیری احمدی میں کیا فرق ہے۔'' کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور یہ تقریر روحانی خزائن جلد 20 کی آخری کتاب کی شکل میں موجود ہے۔

اس میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

(1) ''یہ سچ ہے کہ مسیح کی وفات کی غلطی کو دور کرنا بھی اس سلسلہ کی بہت بڑی غرض تھی لیکن صرف اتنی ہی بات کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھ کو کھڑا نہیں کیا بلکہ بہت سی باتیں ایسی پیدا ہو چکی تھیں کہ اگر ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ ایک سلسلہ قائم کر کے کسی کو مامور نہ کرتا تو دنیا تباہ ہو جاتی اور (دین حق) کا نام ونشان مٹ جاتا! .... یہ غلطی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پیدا ہو گئی تھی اور خواص اولیاء اللہ صلحاء اور اہل اللہ بھی آتے رہے اور لوگ اس غلطی میں گرفتار رہے۔ اگر اس غلطی ہی کا ازالہ مقصود ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُس وقت بھی کر دیتا مگر نہیں ہوا'' اور اس زمانہ میں جو اس غلطی (حیات مسیح) کا ازالہ کیا گیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ وفات مسیح حیات (دین حق) کے لئے ضروری ہو گیا تھا اور حیات مسیح سے ایک فتنہ پیدا ہو گیا تھا اور ایک اژدھا بن گئی ہے جو (دین حق) کو نگلنا چاہتی ہے اور چالیس کروڑ انسان عیسائی ہو کر سچے خدا کو چھوڑ چکے ہیں۔

(2) عیسائیوں نے حیات مسیح کو خدائی کی دلیل بنایا اور اسی کی وجہ سے تیس لاکھ سے زائد مسلمان مرتد ہو گئے اور انہوں نے عیسیٰ کو خدا بنا لیا۔ حالانکہ خدا نے بار بار قرآن شریف میں مسیح کی موت کا ذکر کیا اور آپ نے توفی کے معنوں کی وضاحت فرمائی اور وفات رسول ﷺ پر صحابہؓ کے اجماع اور معراج کو حضرت عیسیٰ کی وفات کی دلیل قرار دیا اور قرآنی آیات پیش فرمائیں۔''

(3) حضرت عیسیٰ کے فیض اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کو دیکھو تو حضرت عیسیٰ کے بارہ شاگرد جن کو آپ نے بہشت کی کنجیاں عطا فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہودا نے آپ کو بیچ دیا اور دوسرے پطرس نے آپ پر تین مرتبہ لعنت کی جبکہ رسول کریم ﷺ کے جاں نثاروں نے آپؐ کی خاطر گھر بار، وطن، مال اور بچوں کو چھوڑا اور اپنی جانیں قربان کیں۔

(4) اس کے علاوہ ان غلطیوں اور بدعات کو دور کرنا بھی اصل مقصد ہے جو (دین حق) میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اگر غیروں کے معتقدات میں کوئی فرق نہیں آیا اور دونوں ایک ہی ہیں تو پھر کیا خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو عبث قائم کیا؟'' لوگ دنیا کی محبت میں غرق ہو گئے ہیں اور ہر قسم کی بدعملی اور بدکاری کو جائز سمجھ لیا گیا ہے۔ (دین حق) تو صرف نام کا باقی رہ گیا ہے۔ توحید صرف زبانوں پر رہ گئی ہے۔

(5) آپ نے جھوٹ چھوڑنے اور راستبازی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور اپنا ڈاک خانہ والا قصہ بطور مثال پیش کیا۔ ''اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا اُن کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔'' اور اس کی مثال میں ایک دلچسپ قصہ پیش کیا کہ ''میرے ایک استاد گل علی شاہ بٹالے کے رہنے والے تھے۔ وہ شیر سنگھ کے بیٹے پرتاپ سنگھ کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شیر سنگھ نے اپنے باورچی کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تھے انہوں نے کہا کہ آپ نے بڑا ظلم کیا۔ اس پر شیر سنگھ نے کہا۔ مولوی جی کو خبر نہیں اس نے میرا سو بکرا کھایا ہے۔ اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کسی ایک موقعہ پر پکڑا جا کر سزا پاتا ہے۔''

(6) ''اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے جیسا کہ فرمایا: مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں۔ یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا کے نہیں رہتے۔ اُن کے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے لیکن دنیا داروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خیرات بھی کرتے ہیں تو اس کے لیے تعریف اور تحسین چاہتے ہیں۔'' ''اگر کوئی یہ چاہے کہ ریا کاری اور فریب سے خدا کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکا کھا رہا ہے۔''

(7) (دین حق) نے تعلیم دی کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا۔ یعنی جس نے ہر ایک قسم کی بدعت، فسق وفجور، نفسانی جذبات سے خدا تعالیٰ کے لیے الگ کر لیا۔ اور ہر قسم کی نفسانی لذات کو چھوڑ کر خدا کی راہ میں تکالیف کو مقدم کر لیا۔ ایسا شخص فی الحقیقت نجات یافتہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مقدم کرتا ہے اور دنیا اور اس کے تکلفات کو چھوڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا: مٹی کے برابر ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو آلودہ کر لیا۔ یعنی جو زمین کی طرف جھک گیا۔ گویا یہ ایک ہی فقرہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کس طرح خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔''

(8) ''اِن اُمور کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں پھیل رہی ہیں جن کا دور کرنا ہمارا کام ہے۔'' مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یا معراج کے متعلق بعض اسے معمولی خواب اور بعض بجسد عنصری قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ ایک نورانی وجود کے ساتھ کشفی رنگ میں تھا۔ اکثر حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو دینی رنگ کے مخالف ہیں۔ اور ان سب غلطیوں کی اصلاح کی خاطر آپ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے (دین) کا نمونہ ہو۔''

مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ

پسوساری گاؤں بینن میں بیت الذکر کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بینن کو امسال Kpesou Sumari (پسوساری) میں ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ پسوساری گاؤں میں احمدیت کا نفوذ دو سال قبل ہوا، یہ جماعت پارا کو سے 70 کلومیٹر دور جگو روڈ پر واقع ہے یہ جماعت مخلص نومبائعین کی ہے، اس جماعت کے دو طلباء جامعہ احمدیہ گھانا جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اس بیت الذکر کے سنگ بنیاد کی تقریب مارچ 2012ء میں ہوئی، تلاوت قرآن کریم کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا، اس تقریب میں صدر صاحب پارا کو مکرم ابراہیم حمزہ صاحب اور مقامی عاملہ نے شرکت کی۔ 22 مئی 2012ء کو اس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، تلاوت کے بعد صدر صاحب پارا کو نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ صدر صاحب Kpessou Sumari نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمانوں نے ہمیں احمدیت سے ہٹانے کی بہت کوشش کی اور مخالفت کی گئی، ہمیں بتایا گیا کہ احمدیت کی نماز الگ ہے، وہ روزہ نہیں رکھتے، رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے۔ لیکن ہمیں احمدیت میں شامل ہو کر حقیقی دین کا پتہ چلا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی، وہی نماز اور وہی روزہ ہے یہی حقیقی دین ہے۔

اس تقریب میں Beterou کے امام نے اپنے وفد کے ساتھ شرکت کی۔ امام صاحب نے اپنی تقریر میں احمدیت کی تعلیم کو دین حق کے عین مطابق قرار دیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے عبادت کے قیام اور بیوت الذکر کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے فیتہ کاٹ کر بیت الذکر کا دعا کے ساتھ افتتاح کیا۔ نماز ظہر بیت الذکر میں ادا کی گئی نماز کے بعد احباب کو کھانا پیش کیا گیا، اس تقریب میں 298 افراد نے شرکت کی، جن میں اکثریت نو مبائعین کی تھی، یہ خوبصورت بیت الذکر پارا کو جگو روڈ پر واقع ہے، بیت الذکر کا مسقف حصہ 7×10.50 میٹر پر مشتمل ہے بیت الذکر کے دو مینار بنائے گئے ہیں، بیت الذکر کے محراب پر کلمہ طیبہ تحریر ہے، اس بیت الذکر کی تعمیر میں مقامی جماعت نے وقار عمل کے ذریعے بہت مدد کی اور ریت، لکڑی اور پانی مہیا کیا۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس اپنے گھر کو بے شمار پیاسی اور بھٹکی روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ہمیں بیوت الذکر کے تعلق میں اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(آمین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم عامر احمد خان صاحب طارق

تحریک جدید۔مال اور نفس کی قربانی کا مجموعہ

یہ وہ خدمت ہے جو آخرین کو اولین سے ملا دیتی ہے

جب آنحضرتؐ نے آنے والے موعود کے بارہ میں فرمایا 'یضع الحرب' یعنی وہ جنگ ختم کرے گا۔ جزیہ کا خاتمہ کرے گا اور بتا دیا گیا کہ اب جنگ دلائل کی رو سے ہوگی۔ نفس کی قربانی کی جنگ ہوگی۔ مالی قربانی کا جہاد ہوگا۔ رسولؐ اللہ کے صحابہ کو جہاد کا حکم ہوا اور وہ ایسے نکلے کہ کوئی دل ایسا نہ تھا، جسے سوائے اللہ کی راہ میں جان دینے کے کچھ اور سوجھتا ہو۔ وہ تپتے صحراؤں میں گھسیٹے گئے، ان کے سر نیزوں پر سجا دیئے گئے، ان کی اولادوں کو، ان کے والدین کو ان کے عزیزوں کو ایک دوسرے کی نظروں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، وہ گھروں سے نکالے گئے، ان کی املاک چھین لی گئیں۔ ظلم اور بربریت کا وجود ہی اس دور سے شروع ہوتا ہے اور اس کی انتہا بھی اسی دور میں دیکھی جاتی ہے۔ جہاں یہ سب قربانیاں ہو رہی ہیں، وہیں ہمارے آقا حضرت رسول اللہ، آنے والوں کیلئے، جو آخرین کہلاتے ہیں، یہ خوشخبری سناتے ہیں، کہ تم بھی میرے پیارے ہو۔ لیکن ساتھ ہی، 'یضع الحرب' کا حکم جاری فرماتے ہیں۔ پھر آخر وہ کونسا جہاد رہ گیا جس نے آنے والوں کو اولین سے ملا دیا۔ وہ جہاد جو اولین اور آخرین میں مشترک تھا، وہ مال کا جہاد تھا، وہ نفس کا جہاد تھا۔ اگر آج وہ افراد جماعت جو اس جہاد میں، بھی شامل نہیں ہوتے تو وہ کسی صورت میں آخرین کے گروہ میں شامل نہیں کہلا سکتے۔

جنگ احد کا واقعہ وہ واقعہ ہے، جس پر معترضین بڑی زبان درازی کرتے ہیں اور اپنی کم علمی اور جہالت سے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جو تعلیم آخری تعلیم اور قیامت تک قائم رہنے کا دعویٰ کرتی ہے، اس کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ کچھ واقعات آنحضورﷺ کی زندگی میں پیش آتے، تا قومی تربیت اور نصائح ہوں جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کامیابی کی ضمانت بن جائیں، سو ایسے واقعات تعلیم کو مکمل کرنے والے ہوتے ہیں نہ یہ کہ ان پر اعتراض کیا جائے۔

جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جس میں مسلمانوں میں سے چند افراد آنحضرتﷺ کی نصیحت کو پوری طرح سمجھ نہ سکے اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو وقتی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ شکست بیشک عارضی تھی کیونکہ تمام تاریخ اس پر گواہ ہے کہ فوراً بعد مسلمان اکٹھے ہوئے اور کفار کا پیچھا کیا اور یہ عجیب بات ہے جس پر اعتراض کرتے ہو کہ جو تمہارے خیال میں شکست کھا گیا، وہ اسی حالت جنگ میں جیتنے والے کا پیچھا کرتا ہے اور جنگ کے لئے بلاتا ہے اور جو تمہارے خیال میں جیتا ہوا ہے وہ ڈر کے مارے آگے آگے بھاگتا ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہے کہ فٹ بال کے نوے منٹ کے میچ میں ایک ٹیم دسویں منٹ میں گول کر لے، اور اپنا سامان لے کر بھاگ جائے کہ ہم جیت گئے ہیں۔ دنیا انہیں جاہل اور ہارا ہوا ہی کہے گی نہ کہ جیتا ہوا۔ بہر حال معترضین آج تک اس واقعہ کو جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت کئی اکابر صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین شہید ہو گئے اور خود آنحضرتﷺ کو انتہائی جسمانی تکلیف پہنچی۔ آپ کے دانت شہید ہوئے، اعتراض کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس جنگ سے پہلے اس کائنات کے عظیم ترین جنرل نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو ایک درّہ میں کھڑا کیا اور حضرت عبداللہ بن جبیرؓ سے یہ تکراراً فرمایا کہ ''دیکھو یہ درّہ کسی صورت میں خالی نہ رہے۔ حتیٰ کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں فتح ہوگئی ہے اور دشمن پسپا ہو کر بھاگ نکلا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ مسلمانوں کو شکست ہوگئی ہے اور دشمن ہم پر غالب آ گیا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا'' اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ''اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو پھر بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا حتیٰ کہ تمہیں یہاں سے ہٹ آنے کا حکم آوے۔

جنگ احد کا یہ واقعہ اور وہ وقتی شکست جو مسلمانوں کو ہوئی اور صرف اس لئے ہوئی کہ وہ صحابہؓ جو اس درّے پر مقرر کئے گئے تھے اپنی جگہ چھوڑ بیٹھے اور فتح کی خوشی میں شریک ہوگئے۔

(سیرت ابن ہشام)

یہ ایک سبق تھا اور قیامت تک کے آنے والے حالات پر محیط تھا اور خود اللہ تعالیٰ نے ہادی اعظمﷺ کی ذات مبارک کو اس پر گواہ بنایا تا کہ جو حالات پیدا ہوئے ان کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول نے ایسی نصائح اور قوانین دے دیں جو ہر قسم کے حالات میں ایمان لانے والوں کے لئے مشعل راہ اور کامیابی کی ضمانت ثابت ہوں۔ ان نصائح کا نچوڑ یہ ہے کہ امام وقت کے حکم پر قائم ہو جاؤ اور اطاعت و وفا پر قائم ہو جاؤ اور جس وقت جس طرح کا جہاد کہا جائے وہ کرو اور ایسا کرتے ہوئے اپنے نفس کی اور عقل کی تشریحات میں مت جاؤ اور صرف لبیک کہتے ہوئے ان ذمہ داریوں کی حفاظت کرو، جن کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

تحریک جدید ایسا ہی ایک جہاد ہے جو حضرت مصلح موعود کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا۔ تحریک جدید کے پس منظر کو سمجھنے کے لیے ایک انتہائی ضروری چیز یہ ہے کہ یہ بھی دیکھو کہ کس ذریعہ سے جاری کی گئی ہے۔ جب کہیں نزول کا لفظ آئے تو عموماً اس کے معنی کسی خاص برکت کے ہوتے ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کی نسبت فرماتا ہے کہ کَأَنَّ اللّٰہ نزل من السماءِ۔ یعنی اس کا وجود ایسا ہو گا جیسے خدا آسمان سے زمین پر آ گیا تو پھر یہ بھی ظاہری سی بات ہے کہ اس وجود کے ذریعہ سے جو بھی جاری کیا گیا وہ آسمان سے نازل ہوا اور یہ بات تحریک جدید ہو یا وقف جدید یا کوئی اور الٰہی سکیم ایک نشان اور امتیاز رکھتی ہے اور جب یہ ثابت ہو تو پھر بہر حال اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ راہ جو اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے بتائی گئی ہے جس پر چلنے کا حکم ہوا ہے وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اجر بھی خاص ہوگا اور اس کے نتائج بھی خاص ہوں گے۔

سو یہ ایک ایسا عظیم الشان مالی، معاشی اور قومی جہاد ہے جو قیامت تک کے لئے قائم کر دیا گیا ہے۔ خاکسار نے اوپر جو جنگ احد کا واقعہ درج کیا ہے اور مثال دی ہے وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھانے کے پیش نظر دی ہے کیونکہ آپ کو اور مجھے اپنے اپنے درّے کی حفاظت کے لئے قیامت تک کے لئے مامور کر دیا گیا ہے اور اب کسی سستی اور دنیا داری کی گنجائش نہیں ہے۔ اب ہمیں بہر حال اپنے اموال اور نفوس اور وقت کی قربانی دیتے ہوئے اطاعت کی بہترین مثال قائم کرنی ہے۔ اور اگر کوئی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ محسوس کرتا ہے کہ دیکھو بظاہر آسائش ہوگئی ہے۔ اب ہمارے پاس یہ بھی ہے اور وہ بھی ہے اور 5% قربانی کے نتیجہ میں جو 95% اللہ کا فضل ہے اس پر کسی غلط فہمی میں مبتلاء ہوتا ہے کہ یہ تو ہماری کوششیں ہیں جو رنگ لائی ہیں، یا اپنے کسی بھائی کی تقلید میں دنیا کو اپنے اوپر مقدم کر لیتا ہے اور اطاعت کے جوئے سے باہر نکل جاتا ہے اور اپنا وہ درّہ چھوڑ بیٹھتا ہے جس کی حفاظت پر لگایا گیا تھا تو وہ بڑے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دور تو بدلہ لینے کا دور ہے اور حق و باطل میں فرق کر دینے کا دور ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو اپنا کام ضرور پورا کرنا ہے، کوئی قوم سست ہوگئی تو خدا تعالیٰ ایک نئی قوم پیدا کر دے گا، لیکن اپنے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ کی خاطر اور اپنے فائدہ کے لئے بھی، اور بہترین جزا کی خاطر اطاعت پر قائم رہا جائے۔

ان لوگوں کے فائدہ کے لیے، جن کو یہ فکر یا شکوہ ہوتا ہے کہ کیوں بار بار توجہ دلائی جاتی ہے، تلقین کی جاتی ہے، یا تحریک جدید کی یا مالی قربانی کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔ حضرت مصلح موعود کا ایک اقتباس ہی کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''......یاد رکھو کہ آمد کی زیادتی کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ کسی وقت تم اپنے چندوں سے آزاد ہو جاؤ گے یا کوئی وقت جماعت پر ایسا بھی آ جائے گا جب تم سے قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میں مر جاؤں گا اور پھر اور لوگ اس جماعت کے خلفاء ہوں گے۔ میں نہیں جانتا اس وقت کیا حالات ہوں۔ اس لئے میں ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تا کہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے، کہ اگر کوئی خلیفہ ایسا آیا جس نے یہ سمجھ لیا کہ جب جماعت کو زمینوں سے اس قدر آمدنی ہو رہی ہے، تجارتوں سے اس قدر آمدنی ہو رہی ہے، صنعت و حرفت سے اس قدر آمدنی ہو رہی ہے تو پھر اب جماعت سے کسی اور قربانی کے مطالبے کی کیا ضرورت ہے۔ اس قدر روپیہ آنے کے بعد ضروری ہے کہ جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی کر دی جائے تو تم یہ سمجھ لو وہ خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خلافت ختم ہوگئی اور اب کوئی (دین) کا دشمن پیدا ہو گیا ہے اور جس دن تمہاری تسلّی اس بات پر ہو جائے گی کہ روپیہ آنے لگ گیا ہے۔ اب قربانی کی کیا ضرورت ہے اس دن تم سمجھ لو کہ جماعت کی ترقی بھی ختم ہوگئی ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 1944ء، تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک۔ جلد دوم۔ صفحہ 314,313)

اس اقتباس کو بالکل اسی طرح دیکھنا چاہئے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ جہاں حضرت رسول اللہﷺ کو مخاطب کیا وہاں بالعموم تمام بنی نوع انسان اور بالخصوص ایمان رکھنے والے مخاطب تھے اور ایک سب سے بڑے مقام کو مخاطب کر کے اس کے نیچے والوں کیلئے تو تمام سوالات کے دروازے بند کر دیئے گئے اور صرف تعمیل اور اطاعت کے سواء اور کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔ ایسے ہی قدرت ثانیہ تو بفضل اللہ تعالیٰ، جیسا خدا نے خود فرمایا قیامت تک جماعت میں قائم رہے گی، اللہ کی طرف سے ہوگی، اللہ کی ہی حفاظت میں ہوگی۔ فکر تو یہ ہونی چاہئے کہ اگر آج ہم یعنی وہ جنہیں اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، پہلی

صف میں کھڑے ہیں تو کہیں سستی سے، غفلت سے پچھلی صفوں میں نہ چلے جائیں اور کوئی اور قوم آگے کھڑی ہو اور اپنے دلوں میں ایسے ناپاک خیالات نہ آنے دیں، جو قربانی کی روح کو ختم کرنے والے ہوں۔

مطالبات تحریک جدید، جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا ہے "تحریک جدید کے تمام مطالبات قرآن مجید کے پیش کردہ مطالبہ جہاد کی ہی مختلف شقیں ہیں"۔

(خطبات ناصر۔خطبہ جمعہ فرمودہ 28/ اکتوبر 1966ء)

چونکہ تحریک جدید، آنے والے زمانوں میں ایک نیا نظام دنیا کو دینے والی ہے (دیکھو 'نظام نو' از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) اس لئے ضروری ہے کہ آج سے ہی ہماری زندگیوں میں تحریک جدید اپنے مطالبات سمیت جاری ہو۔ تحریک جدید زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا تقاضا کرتی ہے اور اس قربانی کی کوئی حد مقرر نہیں کرتی اب دیکھو زکوٰۃ کی ایک شرح مقرر کر دی گئی تھی لیکن وقت آنے پر اور شدید ضرورت کے وقت جبکہ سب سے بڑھ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر صحابہؓ جانتے تھے کہ زکوٰۃ کی شرح کیا ہے، اس مشکل گھڑی میں حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا سامان پیش کر دیتے ہیں اور حضرت عمرؓ اپنا آدھا سامان پیش کر دیتے ہیں اور آنحضورﷺ اسے قبول فرماتے ہیں۔ تو جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ دراصل تحریک قدیم سے جاری ہوئی۔ اس زمانہ میں چونکہ دوبارہ جاری کی گئی۔ اس لئے میں نے اس کا نام تحریک جدید رکھا ہے۔ اس لئے اپنے نفس کی قربانی کرتے ہوئے اپنے اموال اور وقت کی قربانی کرتے وقت کسی معین شرح کا خیال نہ کریں بلکہ ضرورت پر نظر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وعدہ جات لکھوائیں اور ادائیگی کریں، یہ ہی تقاضا ہے اور حکم ہے اسی کی اطاعت کرنی چاہئے۔

تحریک جدید ایک پناہ گاہ کی حیثیت میں

تحریک جدید ایک پناہ گاہ کی حیثیت میں سامنے آئی جب دشمن نے یہ منصوبہ بنایا کہ ہندوستان کی سرزمین سے ہم اس جماعت کا نام تک مٹا دیں گے، اور ان کا کچھ باقی نہ چھوڑیں گے، اس وقت آسمان پر ہمارا خدا اس دنیا میں جماعت کو غالب کر دینے کے نئے منصوبے اپنے بندہ حضرت سیدنا محمود کو سمجھا رہا تھا، اور اعلان کر رہا تھا کہ میری توحید کو دنیا میں پھیلانے اور حق کو ساری دنیا میں قائم کرنے کے لئے، دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جاؤ اور پھر ایسا ہوا کہ قربانی کرنے والے، اپنے گھربار چھوڑ کر، اپنے اہل وعیال اور والدین اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر، اپنے پر ہزار تنگیاں قبول کرتے ہوئے، اللہ اور محض اللہ کی خاطر دنیا میں پھیل گئے اور امام وقت کے حکم سے وہاں مشن قائم کئے۔ جہاں یہ نظام دعوت الی اللہ اور تعلیم کے لئے تھا وہیں یہ نظام، آنے والے دنوں کے پُر مصائب دور میں، اللہ کی خاطر نقل مکانی کرنے والوں کو سنبھالنے کے لئے ایک پناہ گاہ ثابت ہوا، اگر ایسا نہ ہوتا، لوگ تتر بتر ہو جاتے اور کسی کا دوسرے سے جماعت اور تنظیم کے ذریعہ سے کوئی تعلق اور رابطہ نہ ہوتا۔ سو وہ تمام افراد جو آج دوسرے ملکوں میں مقیم ہیں، انہیں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے، کہ کیسے وہ اس تحریک کی وجہ سے سنبھالے گئے اور کیسے کیسے فضل اللہ کے اس تحریک کی وجہ سے ان پر نازل ہوئے اور آج اللہ کے فضل سے جماعت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ یہ بھی ایک احسان عظیم ہے اور تمام ان افراد کو جو ہجرت کر کے بیرون ممالک چلے گئے، وہ ایک نظام کے ذریعہ سنبھالے گئے، تحریک جدید کے ذریعہ سے پہلے سے موجود ایک نظام نے ان کو سنبھالا، ان افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے قربانی کے معیاروں کو اور بڑھائیں اور وہ انعام جو ہجرت کے ساتھ مقدر کئے گئے ہیں، انہیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خواہش کا اظہار فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ ربوہ تحریک جدید میں اول آئے، سو وہ افراد جو اپنے والدین اور عزیزوں کو رقم بھیجتے ہیں، انہیں یہ بھی درخواست کیا کریں کہ وہ اس آمدنی سے آپ کی طرف سے بھی کچھ تحریک جدید میں ادا کر دیا کریں۔ وہ مال جس سے ان کی زندگی کے دن بدلائے گئے، اللہ کے فضل اور ہجرتوں کے انعام ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔ اس کا بہترین شکر یہ ہے کہ اس میں سے کچھ چندہ وہ لوگ جنہیں یہ مال آتا ہے، اپنے پیاروں کی طرف سے جو ہجرت کر گئے، ادا کر دیا کریں اور اس کے لئے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر آدمی کا چندہ وہیں ہے جہاں وہ رہتا ہے۔ اس لئے مخاطب صرف وہ افراد ہیں، جو یہاں موجود ہیں اور یہ ہرگز مناسب نہیں کہ ایک طرف تو آپ اپنے پیاروں کے لیے ادائیگی کریں، اور دوسری طرف آپ انہیں کہیں کہ وہ اس مقصد کے لئے آپ کو رقوم بھیجیں نہ ہی یہ آپ کی محبت ہوئی نہ قربانی۔ ہاں جو شخص اپنی خوشی سے اپنی متعلقہ جماعت میں باقاعدہ ایک معیاری قربانی کر دینے کے بعد، کچھ token of love ربوہ بھیجنا چاہے۔ ضرور بھیجے۔ یہ اس کی اپنی خوشی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں، جنھیں ان کے عزیز رقم بھیجتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نصیحت پر عمل کریں، تا اس کا اجر ان افراد کو ملتا رہے جو ہجرت کر گئے۔

ادھر ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آنحضورﷺ نے اپنے اصحاب کو ہجرت حبشہ کا حکم یہ فرما کہ دیا کہ وہاں کا بادشاہ انصاف کرنے والا ہے یعنی ایسے حالات میں یہ اصول یاد رکھنا چاہئے۔ آج کی مہذب دنیا میں یورپ ہو، امریکہ ہو کہ افریقہ ہو، بہت سے ایسے ممالک ہیں، جہاں انسانی اور مذہبی حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تو اگر اللہ کی خاطر اور اشاعت حق کے لئے ہجرت کرنی ہے تو یہ کیا دیکھنا کہ کس ملک میں کیا فائدہ ہے اور کہاں کی کرنسی مضبوط ہے۔ کیا اللہ کے وعدے جرمنی جانے کے لئے ہیں اور افریقہ کے لئے نہیں ہیں؟ چاہئے تو یہ کہ اللہ کا حکم مانے اور جہاں آسانی سے جا سکتا ہے چلا جائے۔ جدھر بھی آپ جائیں گے امام وقت کی دعاؤں کی قبولیت کے اعجاز کے ساتھ اللہ ضرور آپ پر محبت اور انعام کی بارش کرے گا۔ سو اگر واقعی حرکت خدا کی خاطر ہے، تو صرف چند ایک ممالک کی ہی طرف رخ کیوں ہو؟ اور بہت سی قومیں ہیں، مختلف، رنگ اور زبان کی قومیں ہیں جو آپ کی راہ تکتی ہیں، اللہ کا حکم مانتے ہوئے، سلسلہ کی خدمت کا جذبہ لئے ان کی طرف نکل جائیں باقی اللہ کو اس کے وعدہ جو ہیں وہ یاد کروانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کبھی نہیں بھولتا، وہ خود ہی سنبھال لے گا۔ پریشانی اور فکر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرحومین اور مجاہدین دفتر اول

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دونوں خلفاء کرام نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اپنے مرحومین کے چندہ جات جاری کریں۔ دفتر اوّل کے کھاتے تو قیامت تک کے لئے زندہ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے۔ سو یہ ایک بہت Sensitive کام ہے اور بار بار اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس میں سمجھنے کی ضرورت یہ ہے کہ ورثاء کی طرف سے جاری ہو اور کوشش ہو کہ تمام ورثاء اپنے مرحومین کی طرف سے چندہ ادا کیا کریں چاہے کوئی دفتر اوّل کا مجاہد تھا یا نہیں۔ مرحومین کا چندہ ہر وارث کی طرف سے آنا چاہئے۔ سو یہ ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اور آگے اپنی اولادوں کو بھی اس بات کا پابند کرتا چلا جائے کہ اس نے اپنے بزرگوں کا چندہ دینا ہے اور یہ کیا بات ہے کہ صرف وہی لوگ کیوں یاد رہتے ہیں، جن سے دنیا یا جائدادیں ملتی ہیں اور جو لوگ اجداد تو ہیں، ہم ان کی اولادیں تو ہیں لیکن چونکہ ان کی طرف سے دعا اور نیک نامی اور نیک نسبت ہی ملی جو سب سے بڑی چیز ہے، لیکن دنیا نہیں آئی تو ہم ان کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں۔ یہ اصول ہر وقت ہر وارث کو یاد رکھنا چاہئے، آج ہم انہیں بھلائیں گے تو کچھ عرصہ بعد تم بھی بھلا دیئے جاؤ گے۔

تاجران جماعت اور ان کی ذمہ داریاں

تاجران جماعت احمدیہ ہر جگہ اور خصوصاً ربوہ میں اپنے وعدہ جات کو معیاری بنانا چاہئے۔ تاجران پر اللہ کا ایک خاص فضل ربوہ شہر میں کم از کم یہ ضرور ہے کہ اکثر روپیہ جو باہر سے آتا ہے اس کی Circulation یہاں ربوہ میں ہی ہوتی ہے۔ چند ایک بزنس ہیں جو ملکی خراب حالات کی بناء پر Hit ہونے چاہئے تھے لیکن وہ بھی اتنے متاثر نہیں ہوئے جتنا کہ خدشہ تھا۔ اس مشکل وقت میں امراء کا کام تو یہ ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر آگے آئیں اور خراب ملکی حالات کی وجہ سے جو Job Loss ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں کچھ چندہ کم ہوا ہے جو ملازمتیں کرنے والوں کی طرف سے آتا تھا۔ اس خلاء کو بھی پُر کریں۔ نیز ایسے تاجران اپنے ان بھائیوں کو نوکریوں پر لگائیں اور ان کے لئے کام ڈھونڈیں تا کہ وہ لوگ از سر نو کام پر بحال ہو کے خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے والے ہوں۔ قربانی اسے کہتے ہیں کہ جسے کرنے کے بعد آپ کو واقعی محسوس ہو کہ قربانی کی گئی ہے۔ اور وقتی طور پر کچھ تنگی کا احساس ہو۔ کیونکہ مستقل تنگی تو خدا تعالیٰ رہنے ہی نہیں دے گا۔ قربانی یہ نہیں ہے کہ لاکھوں میں سے چند ہزار دے دینا۔ تا ہماری دنیا میں کشائش رہے اور یہ فکر نہ ہو کہ جماعت کا ہاتھ تنگ ہو رہا ہے۔ سو تاجران جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے چندہ جات کو بھی بڑھائیں اور جماعت کی معاشی اور معاشرتی خدمت کریں۔ تا کہ ان کے ساتھ اور بھی کئی لوگوں کو فائدہ ہو۔ بے روزگاری کے نتیجے میں جو گندے اثرات کسی فرد یا خاندان پر پڑ جاتے ہیں اور پھر اس قسم کے لوگ معاشرے کے لئے ایک زہر بن جاتے ہیں۔ ایسے حالات سے بچنے کے لئے اگر تاجران اور پوری Business community اپنا فرض بھرپور طریقے سے ادا کرے اور لوگوں کو ملازمتیں دے۔ کام کی تربیت دے۔ تو یہ بھی سلسلہ کی مالی اور معاشرتی خدمت ہوگی۔ جب ایسا ہوگا کہ کوئی فرد جماعت یا شعبہ ایسے Computer Programme بنائیں گے کہ سارے دنیا کے احمدی بزنس اپنے تمام Profile اور ضروریات کے ساتھ اور تمام پڑھے لکھے، نوکری کے خواہاں لوگ اپنی CV's کے ساتھ وہاں Post ہو جائیں گے، ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ Interaction ہوگی بزنس بڑھیں گے، Out Sourcing میں مدد ملے گی، امریکہ میں بیٹھا افریقہ والے کو نوکری دے سکے گا۔ اس طرح نظام مضبوط ہوگا، تو

اندر کی معاشیات بھی ترقی کرے گی اور وہ لوگ جو آج قربانی کرنے خواہش تو رکھتے ہیں، لیکن کر نہیں سکتے، وہ بھی شامل ہوں گے۔ اس سارے نظام کا بھی تحریک جدید سے ایک گہرا تعلق ہے۔

چھوٹے بڑے کئے جائیں گے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے اور بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس یہ مقامِ خوف ہے۔ یوں تو یہ الہام کئی جگہ پورا ہوا۔ اور خدا کی بات ہے اس لئے آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی۔ غور کرنے پر ایک بات یہ بھی سامنے آتی ہے کہ ضروری نہیں کہ اس الہام کو صرف وہیں چسپاں کیا جائے جہاں حق و باطل کی بات ہو یا ایمان اور کفر کی بات ہو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ ایک بنے بنائے معاشرے کے اندر یہ کلام ایک دائرہ کی شکل میں اپنا کام کرتا ہے۔ کبھی کوئی اس دائرے کے عروج پر ہوتا ہے اور کبھی زوال پر۔ یعنی کچھ افراد۔ یہ افراد کون ہیں؟ وہ لوگ حکم ماننے میں سستی کرتے ہیں اور جب وہ چھوٹے تھے دنیا کے لحاظ سے تو اس وقت ان کے آباء واجداد نے خدا کی راہ میں قربانی کی۔ مال کی، وقت کی، نفوس کی، اور یوں وہ اس سے بڑھ گئے جو اپنے زعم میں بڑے تھے لیکن سستی کرتے تھے۔ اب اگر وہ لوگ جو انعام کے بعد سست ہو گئے اور اللہ کی چیز اللہ کو واپس نہ لوٹائی جو کہ انہیں بڑا کرتی تھی یعنی قربانی، اطاعت، تو پھر وہ چھوٹے ہو جائیں گے اور یہ بھی عرض کر دوں کہ چھوٹا ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ انسان واقعی اپنی موجودہ حالت کو کھو دے۔ کیونکہ جب ایسا ہوتا ہے کہ کچھ اور لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنی قربانی اور اعمال کی جزاء حاصل کر کے ایسا دینی اور دنیاوی مقام حاصل کر لیتے ہیں تو موجودہ لوگ ان کے سامنے بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں اور آخری صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس یہ مقامِ خوف ہے۔ ورنہ اگر ایک محبت اور ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو ایک صاحب ایمان کو اپنے کسی بھائی کے بڑے ہونے کا خوف کب ہوتا ہے۔ وہ تو خوش ہوتا ہے کہ اس کی دعائیں اپنے بھائی کے حق میں پوری ہوئیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی جزاؤں کا وارث بنا۔ خوف تو اس آدمی کو ہے جو یہ سوچتا ہو گا کہ فلاں حکم پر اطاعت، فلاں مالی قربانی، فلاں جماعتی حکم اگر اس پر عمل کروں تو میں اور میری دنیا چھوٹی رہ جائے گی۔ پس وہی چھوٹا ہو جاتا ہے یا کر دیا جاتا ہے اور خدا کی نظر اور افراد پر پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ پس یہ واقعی بہت بڑا خوف کا مقام ہے۔

حضرت مصلح موعود سیر روحانی میں فرماتے ہیں:۔

اب خدا کی نوبت پھر جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو، ہاں تم کو، خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے۔ پس اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کیلئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ...... پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ (سیر روحانی)

اس اقتباس کے بعد مزید کسی تفصیل اور تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بس ایک ہی دعا ہو سکتی ہے کہ کہ خدا کرے کہ ہم خدا کی مانیں، تا خدا ہمارے ساتھ ہو، تا ہم دنیا میں بھی عزت پائیں اور آخرت میں بھی عزت پائیں۔ آمین

ربوہ کے پہلے سٹیشن ماسٹر
محترم ملک رحمت اللہ صاحب کا ذکر خیر

م۔نصیر

میرے نانا جان مکرم ملک رحمت اللہ کھوکھر ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ سابقہ تحصیل نارووال کے رہنے والے تھے۔ آپ کے پانچ بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ بہن بھائیوں میں آپ کا ساتواں نمبر تھا۔ آپ 1890ء یا 1891ء میں کھوکھر ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا پیشہ تجارت تھا وہ چائے کی پتی کشمیر سے لا کر فروخت کیا کرتے تھے۔

نانا جان مکرم ملک رحمت اللہ ایک علم دوست انسان تھے۔ تمام بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ علم کے حصول کا آپ کو شوق تھا اور اس کے حصول کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے۔ آپ نے نارووال سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ قرآن کریم کے علاوہ انجیل اور گرنتھ صاحب کے علم کے لحاظ سے بھی نہایت بلند پایہ رکھتے تھے۔ علاقہ کے کثیر سکھ اور عیسائی احباب کو آپ سے اس سلسلہ میں شرف تلمذ حاصل ہوا۔ وہ آپ کا بے حد ادب و احترام کرتے۔ آپ کی اسی علم دوستی کی وجہ سے لوگ آپ کو باؤ جی کہہ کر پکارتے تھے۔

نانا جان مرحوم ایک دیندار اور خدا ترس انسان تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ میں نمایاں تھا۔ آپ کی رشتہ میں ایک پھوپھی تھیں جن کے دو بیٹے پولیو کی وجہ سے معذور تھے۔ ایک بیٹے نے چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی تھی لیکن ذریعہ معاش کے حصول کے لیے پریشان تھے۔ نانا جان مکرم رحمت اللہ صاحب نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے۔ اپنے آبائی گاؤں کھوکھر ککے زئیاں میں پہلے ڈاک خانہ کی ایک برانچ کھلوائی اور پھر ساتھ ہی بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے ایک چھوٹا سا سکول بھی کھلوا دیا تا کہ علاقہ کے بچے علم کی روشنی سے منور ہوں اور آپ کے ان عزیزوں کو بھی روزگار میسر آ جائے۔

تقریباً بیس سال کی عمر میں میرے نانا جان مکرم رحمت اللہ کی شادی محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن کا تعلق ''دھرم کوٹ بگھا'' کے مشہور بزرگ خاندان سے تھا۔ بٹالہ کے قریب ''رتھر چھتر'' کے مقام پر ان کے بزرگ کا مزار بھی تھا جو لوگوں کی توجہ کا مرکز تھا اور آپ کا خاندان اہل علاقہ میں بہت عزت و احترام اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

نانا جان مرحوم بہت نیک دل انسان تھے۔ قرآنی حکم کے مطابق رحمی رشتوں کا بھی بہت خیال رکھتے۔ آپ کے بڑے بھائی جان مکرم ملک عنایت اللہ صاحب کی بیوی وفات پا گئیں تو ان کے دونوں بیٹوں مکرم ملک منظور احمد اور ملک بشیر احمد کو آپ اپنے ہاں لے آئے۔ انہیں میٹرک تک تعلیم دلوائی اور ان کی ضروریات کا ہمیشہ خیال رکھا۔ اسی دوران آپ تک احمدیت کا پیغام پہنچا تو نہایت خوش دلی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر اس عہد بیعت کو انتہائی اخلاص و وفا اور جذبہ صدق کے ساتھ تا وقت آخر نبھایا۔ آپ کے دونوں بھتیجوں مکرم ملک منظور احمد، ملک بشیر احمد نے جو آپ کے ہاں پرورش پا رہے تھے، نے بھی احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا اور آپ کی عمدہ تربیت کی بنا پر یہ دونوں بھی ساری عمر بہت اخلاص کے ساتھ نظام جماعت سے وابستہ رہے۔ مکرم ملک منظور احمد صاحب جو نانا جان کی زیر کفالت و شفقت پروان چڑھے علم سے ویسا ہی شغف رکھتے جیسا کہ میرے نانا جان کو تھا۔ انہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ کرنا شروع کیا لیکن نامساعد حالات کی بنا پر اسے شائع نہ کروا سکے۔ ان کی ساری اولاد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مخلص احمدی ہے اور مختلف عہدوں پر فائز رہ کر جماعتی خدمات انجام دے رہی ہے۔

اسی طرح دوسرے بھتیجے مکرم ملک بشیر احمد خود بھی مخلص احمدی تھے اور ان کی ساری اولاد بھی مخلص اور فدائی احمدی ہے جماعتی نظام سے وابستہ رہتے ہوئے نمایاں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ ان کے ایک صاحبزادے محترم ملک زرتشت منیر صاحب آجکل ناروے جماعت کے امیر ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مکرم جواد بشیر صاحب تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایک بار جب بیرون ملک دورہ سے واپس وطن تشریف لائے تو ان کی حفاظت پر مامور تھے۔ لاہور سے ان کے ساتھ ربوہ جاتے ہوئے راستہ میں ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے۔

نانا جان مکرم ملک رحمت اللہ قرآن کریم کی تلاوت بہت شوق سے کرتے، قرآن کریم کا فہم و ادراک حاصل کرنے کے لیے ترجمہ پڑھتے، کتب سلسلہ کا مطالعہ بہت انہماک سے کرتے، الفضل کا بے تابی سے انتظار کرتے اور اس سے مستفیض ہوتے۔ علم و عرفان کی شمع کی لو کو آپ آگے سے آگے پھیلانے کی کوشش کرتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا وسائل کی کمی بھی آپ کے اس شوق میں رکاوٹ نہ تھی بلکہ اگر لگن، سچے جذبے اور خلوص سے کام کیا جائے تو تائید الٰہی بھی کارفرما ہوتی ہے آپ کے بڑے بھائی جان مکرم ملک ہدایت اللہ صاحب ابھی احمدی نہ تھے، نانا جان محکمہ انہار میں تار بابو تھے۔ آپ الفضل اخبار کا مطالعہ کرنے کے بعد الفضل کو کسی ایسی چیز کے ساتھ باندھ کر نہر (لائل پور) فیصل آباد میں پانی کے بہاؤ کی طرف بہا دیتے جہاں آپ کے بھائی جان مکرم ملک ہدایت اللہ صاحب رہتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ الفضل معجزانہ طور پر بالکل صحیح حالت میں پہنچ جاتی اور آپ کے بھائی صاحب مقررہ وقت پر وہاں سے لے لیتے اور مطالعہ کرتے۔ نانا جان کے اسی توکل اور شوق دعوت الی اللہ نے آپ کے بھائی جان ملک ہدایت اللہ کو بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشی، ان کی اولاد بھی الحمدللہ مخلص احمدی ہے اور خدمت دین کی توفیق پا رہی ہے۔

1947ء میں تقسیم پاکستان کے وقت نانا جان ضلع گورداسپور میں ریلوے ملازم تھے۔ وہاں سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ پیدل ہی بہت سی صعوبتیں برداشت کر کے اپنے آبائی گھر پہنچے اور

نارووال میں ملازمت کرنے لگے۔ 20 ستمبر 1948ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا اور پھر کچھ عرصہ بعد مارچ 1949ء میں یہاں ریلوے سٹیشن کی منظوری ہوگئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ریلوے کے ایک بڑے افسر مکرم غلام محمد اختر صاحب کو کہا کہ یہاں ایک ایسا سٹیشن ماسٹر بھجواؤ جو مخلص احمدی ہو۔ چنانچہ اس افسر نے میرے نانا جان مکرم ملک رحمت اللہ صاحب کو ربوہ بھجوادیا۔ جو ربوہ کے پہلے سٹیشن ماسٹر تھے۔نانا جان مخلص احمدی تھے۔اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک سچے انسان تھے۔ بزرگوں کا بے حد ادب واحترام کرتے۔ جماعتی عہدے داران اور خاندان حضرت اقدس کے افراد کے ساتھ بہت عقیدت ومحبت کا سلوک فرماتے۔سب سے خندہ پیشانی وخوش اخلاقی سے پیش آتے۔مسکراتے چہرے کے ساتھ سب کوخوش آمدید کہتے۔ ماتحت ملازمین کے ساتھ شفقت ومحبت کا سلوک رکھتے۔ کسی ملازم پرکبھی رعب نہ ڈالا بلکہ ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں پردرگزر کرتے۔ دھیمے لہجے میں گفتگو کرتے۔ انتہائی سادہ اورصفائی پسند طبیعت کے مالک انسان تھے۔بہت محنت اورلگن سے اپنی ذمہ داریوں کوادا کرتے۔انتہائی مصروفیت کے باوجود عبادات کا حق بجالاتے۔تلاوت قرآن کریم بہت شوق سے کرتے۔قرآن شریف سے بے حد محبت تھی ۔قرآن پاک پر غور کرنے، مطالب کوحل کرنے کا ذوق رکھتے تھے۔اس سلسلہ میں کسی سے بھی پوچھنے اوراپنے علم میں اضافہ کرنے سے جھجکتے نہ تھے بلکہ فہم قرآن کا اتنا شوق تھا کہ محکمانہ ذمے داریوں کوادا کرتے ہوئے جیسے ہی تھوڑی سی بھی فرصت ملتی تو سٹیشن پر ہی محترم حافظ رمضان صاحب سے صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم اوراس کا ترجمہ سیکھتے۔چندہ جات کی بروقت ادائیگی آپ کا معمول تھا۔تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ کی رقم علیحدہ کرلیتے اورفوری ادائیگی کردیتے۔

عائلی زندگی بہت خوش گوارتھی ۔اسوہ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے نانی جان کا ادب و احترام کرتے اور ان کے جذبات کا بہت خیال رکھتے۔اولاد کے ساتھ بہت شفقت کا سلوک تھا۔ ان کی کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور بہت خوشی کا اظہار کرتے۔امی جان مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کا بیان ہے کہ جب خالہ جان مکرمہ شفیق اختر صاحبہ نے شادی کے بعد میٹرک کا امتحان پاس کیا اور بذریعہ خط کامیابی کی اطلاع موصول ہوتے ہی فوراًیہ خوشی کی خبر دینے کے لیے میری امی جان کو اس وقت ربوہ میں دہم جماعت کی طالبہ تھیں ان کے سکول پہنچ گئے حالانکہ چھٹی ہونے میں صرف چندمنٹ رہ گئے تھے۔لیکن نانا جان چندمنٹوں کا انتظار کیے بغیر ہی تمتماتے چہرے کے ساتھ کامیابی کی خبر دینے سکول پہنچ گئے۔ چہرے پرخوشی کے آثار نمایاں تھے جوآپ کی علم دوستی کوظاہر کررہے تھے۔آپ ایک نہایت فرشتہ صفت انسان تھے۔ 1948ء تا 1952ء مرکز احمدیت ربوہ میں محکمانہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خلیفہ وقت، بزرگان وعلماء سلسلہ کے علم وعرفان سے جھولی بھرتے رہے۔ 1952ء ریٹائرمنٹ کے بعداپنے آبائی علاقہ کھوکھر ککے زئیاں چلے گئے۔ ایک بھرپوراور پاک صاف زندگی گزارنے کے بعد 1959ء میں تقریباً 70 برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اورآپ کی پرسوز دعاؤں کے طفیل آپ کی اولادبھی انتہائی مخلص اور فدائی احمدی ہے۔جبکہ آپ کی نسل میں بھی بہت سے افراد خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ لاہور کے امیر جماعت مکرم ملک طاہراحمد صاحب آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ کے صاحبزادے ہیں۔یوں مکرم ملک طاہر احمد صاحب مکرم ملک رحمت اللہ صاحب کے نواسے اورمحترم شیخ میرمحمد صاحب کے پوتے ہیں۔ مکرم ملک طاہراحمد صاحب نے دوران طالب علمی بہت نمایاں کامیابیاں حاصل کیں اور بہت سے انعامات حاصل کئے۔ 30 ستمبر 1966ء کو ملک طاہراحمد صاحب کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جمعہ سے قبل دارالذکر میں پڑھایا۔حضور نے ملک طاہراحمد صاحب کو اس سے پہلے یہ واضح فرمادیا تھا کہ صرف مسنون خطبہ نکاح ہی دوں گا یعنی جوقرآنی آیات مسنونہ ہیں صرف وہ ہی پڑھ کر نکاح کا اعلان کردوں گا۔ چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا۔اعلان سے پہلے فرمایا کہ گومیری عادت/ طریق نہیں ہے کہ نماز جمعہ سے قبل اس طرح نکاح کا اعلان کروں لیکن یہ اعلان اس وجہ سے کررہا ہوں کہ جس کا نکاح اعلان کرنا مقصود ہے اسے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے کے انعام کے طور پرمیری اورآپ سب کی دعاؤں کاتحفہ مل جائے۔نانا جان مکرم ملک رحمت اللہ کی سب سے بڑی نواسی مکرمہ ڈاکٹرشمیم ملک صاحبہ جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اردوکرنے کے بعد پی ایچ ڈی کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ان کے بڑے صاحبزادے مکرم ملک تبسم مقصود ایڈووکیٹ صاحب واقف زندگی ہیں اورآجکل ربوہ میں مشیرقانونی تحریک جدیدانجمن احمدیہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ 28 مئی 2010ء کولاہور کی دواحمدیہ بیوت الذکر میں جو سانحہ ہوا جس میں درجنوں احمدیوں نے جرأت وبہادری دکھاتے ہوئے اپنے خون سے گلشن احمدیت کی آبیاری کی ان میں مکرمہ ڈاکٹرشمیم ملک صاحبہ کے شوہر ملک مقصود احمد سرائے والہ نے دارالذکر گڑھی شاہولاہور میں جام شہادت نوش کیا۔

اسی سانحہ میں نانا جان کی چھوٹی صاحبزادی مکرمہ شفیق ملک صاحبہ (جوعلم کے حصول کی جنون کی حدتک شوقین تھیں انہوں نے شادی سے قبل صرف مڈل تک تعلیم حاصل کی تھی بعدازاں گھریلو ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھاتے ہوئے بی اے بی ٹی تک تعلیم حاصل کرکے اپنا سکول کھولا اورساری عمرتدریس کا پیشہ اختیار کیے رکھا اورساتھ ساتھ دینی خدمت بھی انجام دیتی رہیں) کی نواسی محترمہ ’’ھبہ الناصر‘‘ کے شوہر مکرم ڈاکٹرعمراحمد بھی جام شہادت نوش کرکےحیات ابدی حاصل کرگئے۔

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ نانا جان کو اپنے جواہر رحمت میں جگہ دے۔ وہ جذبہ،خلوص اورعقیدت جوآپ کے دل میں تھی آپ کی نسلوں میں قائم رکھے۔

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ کی یاد میں

خاکسارکوآپ سے قریبی تعلق اورتعارف اس وقت حاصل ہوا جب مکرم مولانا حکیم خورشید احمد شاد صاحب صدرعمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی مجلس عاملہ میں آپ کو اکتوبر 1992ء میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدرانجمن احمدیہ پاکستان نے سیکرٹری امورعامہ ربوہ اورخاکسارکو سیکرٹری اصلاح وارشادمقررفرمایا تھا۔

نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی مورخہ 24/اکتوبر 1992ء کی جاری کردہ چٹھی میں ہمارے علاوہ دیگرممبران مجلس عاملہ کے نام یہ تھے۔ مکرم ماسٹرمحمد اختر جاوید صاحب ، مکرم صوبیدار (ر)صلاح الدین صاحب مرحوم ،مکرم پروفیسرمحمد اسلم صابرصاحب ،مکرم ماسٹرعبدالرب صاحب اور مکرم بشیراحمد سیفی صاحب۔

مکرم ناصراحمد ظفرصاحب نہایت سنجیدہ اور باوقارشخصیت کے مالک تھے۔آپ کی گفتگو میں ہمدردی اورخیرخواہی کا پہلونمایاں ہوتا تھا۔جماعت اوراحباب جماعت کی خدمت کیلئے ہردم تیاررہتے تھے۔کسی جماعتی کام کے وقت آپ کوعذرکرتے نہیں دیکھا۔ذاتی کام کیلئے جب بھی ان کےتعاون کی ضرورت پڑی آپ کوکمربستہ پایا۔اورپھرساتھ جانے کیلئے فوراً تیارہوجاتے تھے۔ایک کام کے سلسلہ میں میرے ساتھ لالیاں گئے۔ اورپوری دلچسپی کےساتھ کام کروایا۔

اوریہ بھی حیرت انگیز بات آپ میں دیکھنےکوآئی کہ کام خواہ کیسا ہو،کسی کا ہوکوئی ذاتی لالچ ،مطلب آپ کو نہیں ہوتا تھا۔بےغرض اوربےلوث خدمت کوآپ نے اپنا شعار بنائے رکھا۔علاقہ کے کسی وڈیرے کے پاس جب آپ جاتے تو وہ لوگ آپ سے بڑی عزت و احترام سے پیش آتے تھےاورعلاوہ احترام کے مہمان نوازی اورخاطرمدارات بھی کرتے۔

خاکسارکوآپ کے دیگرافرادخاندان سےبھی تعارف حاصل ہوااوریہ تعلق وقت کےساتھ ساتھ مضبوط ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ آپ کے خاندان میں جب بھی کوئی نکاح شادی کی تقریب ہوتی تو آپ مجھےضروردعوت دیتے۔آپ کےعزیزواقارب میں متعددنکاحوں کااعلان خاکسارنے کیا۔

آپ مذاق میں کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے فیملی نکاح خواں ہیں۔خاکسار جب آپ کی دعوت پر خوشی کی تقاریب میں حاضرہوتا توتہہ دل سےشکریہ ادا کرتے۔آپ کوخداتعالیٰ نے خاص فہم وفراست سے نوازاتھا۔کسی بھی معاملہ کی تہہ تک جلدپہنچ جاتے تھے۔ تعلقات بنانا اورقائم رکھنا آپ کواس کا خاص ملکہ حاصل تھا۔مہمان نوازبھی بہت تھے۔ جب بھی کسی کام سے آپ کے گھرجانے کا موقعہ ملا۔ خدمت خاطرکئے بغیرنہ آنے دیتے۔یہ خوبی آپ کے بچوں میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

جیسے آپ کی گفتگو نپی تلی ہوتی تھی ویسے ہی آپ کی تحریربھی بڑی جامع مانع ہوتی تھی۔رطب و یابس اورزوائد سےاحترازکرتے تھے۔مضامین کی اشاعت سےقبل خوب چھان پھٹک کرتے اورتحریرکو مفیداورمؤثربنانے کی کوشش کرتے تھے۔کئی دفعہ اس سلسلہ میں مجھ سےرابطہ کیا اوربعدازمشاورت مضمون میں مناسب اورضروری تبدیلیاں کرکے بغرض اشاعت ادارہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کوبھجواتے تھے۔آپ کی سوچیں اور خیالات بھی خدمت سلسلہ کے جذبات سےمعمور رہتے تھے۔احمدیت کی تائید میں جوبات بھی آپ کوملتی اس کی تحقیق و تصدیق کرکے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوادیتے۔آپ نے اپنی تمام تراستعدادوں اور وسائل کوسلسلہ حقہ احمدیہ اوراحباب جماعت کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً خدمت میں صرف کیا۔ اپنے والدمحترم حضرت مولانا ظفرمحمد ظفرصاحب کا مجموعہ کلام جب دوبارہ شائع کروایا تواس کی ایک کاپی اپنی تحریرکےساتھ بطورعطیہ خاکسارکوعنایت فرمائی جو آپ کی الفت اورمحبت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی بےلوث خدمت سلسلہ اور انسانیت کوقبول فرماتے ہوئے آپ سے اپنی محبت اور پیارکا سلوک فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اورآپ کی نسل کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔اور وہ آپ کی نیکیوں کوزندہ رکھنے والی ہو۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ ناہید نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد وسیم صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے بیٹے حریم احمد واقف نو نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 22/اگست 2012ء کو آمین کی تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بچے کے تایا مکرم مبارک احمد شمس صاحب معلم وقف جدید نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے میں خاکسارہ اور مکرمہ عصمت آرا صاحبہ نے محنت کی۔ موصوف مکرم نور احمد صاحب آف تخت ہزارہ کا پوتا اور مکرم مقبول احمد صاحب اٹھوال کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم کے نور سے وافر حصہ پانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم شعیب احمد صاحب نے سابق کارکن دارالقضاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 16/اکتوبر 2012ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولودہ کو منیفہ شعیب نام عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم میاں نور احمد صاحب مرحوم آف ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ اور مکرم میاں محمد خان اشرف صاحب مرحوم آف بھلوال ضلع سرگودھا کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک، خادمہ دین اور بزرگوں اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم قمر احمد عامر صاحب کارکن نظارت تعلیم القرآن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری امی جان محترمہ امۃ الامین صاحبہ بیوہ مکرم صوبیدار میجر ریٹائرڈ عبدالحمید صاحب دارالیمن شرقی احسان ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں 4 دن کی مختصر علالت کے بعد بقضاء الٰہی مورخہ 25 جون 2012ء کو وفات پا گئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر 80 سال تھی۔ اسی روز بعد از نماز عصر آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ بہت دعا گو تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے تہجد پڑھنے کا اہتمام کرنے والی غریبوں کی ہمدرد، صابر، شاکر، قناعت پسند، چندوں کی ادائیگی کا اہتمام کرنے والی، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے والی اور بار بار عفو سے کام لینے والی خاتون تھیں۔ آپ نے 5 بیٹے اور ایک بیٹی نیز 21 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے، انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور لواحقین کو ان کی خوبیوں کو اپنانے اور ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اسد رضوان احمد صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب سابق کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ مورخہ 18/اگست 2012ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ آپ نے 1964ء میں بیعت کی اس وقت سے وفات تک آپ مخلص احمدی رہے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 19/اگست کو مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے پڑھائی۔ خدا کے فضل سے آپ موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دفاتر صدر انجمن میں 18 جنوری 1971ء سے بطور کارکن کام شروع کیا اور دفاتر کے مختلف شعبہ جات میں جولائی 2010ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ محلّہ کی سطح پر بھی مختلف عہدوں پر فائز رہے اور وفات کے وقت سیکرٹری تربیت نومبائعین تھے آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ خاکسار کی والدہ عرصہ 23 سال قبل وفات پا گئی تھیں۔ یہ عرصہ بھی والد صاحب نے نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ اپنے بچوں کے فرائض بہت احسن طریق سے ادا کئے اور تادم وفات بچوں پر سایہ شفقت بنے رہے۔ مرحوم مکرم ٹھیکیدار عبدالحمید صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق کے بھائی تھے۔ آپ نے اپنے سوگواران میں دو بیٹے خاکسار، مکرم سہیل احمد قمر صاحب لندن، دو بیٹیاں مکرمہ ظل ہما صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک اکمل صاحب صدر لجنہ حلقہ گڑھی شاہو لاہور، مکرمہ باسط صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکبیر یحییٰ صاحب لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت کا سلوک فرمائے انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

کلاس دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے طلبہ متوجہ ہوں

کلاس دہم، فرسٹ ائیر اینڈ سیکنڈ ائیر کی تمام Recommended books for Students بازار سے دستیاب ہوں گی۔ جس کی تفصیل لف ہذا ہے۔

اردو کی کتاب برائے کلاس دہم، فرسٹ ائیر اینڈ سیکنڈ ائیر طلبہ کو اپنے ادارہ سے ہی دستیاب ہوں گی۔

دیگر کتب کلاس دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کی تمام بازار سے دستیاب ہوں گی۔

بک ڈپو آکسفورڈ کی کتب 15% ڈسکاؤنٹ پر طلباء کو دیں گے۔ (اس کے بارے میں بک ڈپوز کو ضروری ہدایات دی جاچکی ہے)

پنجاب ٹیکسٹ بک کی کتابیں اپنی اصل قیمت کے مطابق دستیاب ہوں گی۔

Suject	Class x	Class xi	Class xii
Biology	PTB	STB	STB
Math	PTB	PTB	PTB
Statistics	PTB	PTB	PTB
Chemistry	Same as of Class ix	PTB	PTB
English	Progressive English X	Progressive English IX	Progressive English X
Urdu	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class X	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class XI	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class XII
Physics	Same as of Class IX	Pyhsics for Class XI by Nikhat Khan OUP	Pyhsics for Class XII by Nikhat Khan OUP
ISlamiyat	PTB Islamiyat Lazmi Class X	-	PTB Islamiyat Lazmi Class XI and XII
Pak Studies	Introduction Pak Studies by M. Ikaram Rabbani CBH	-	Pak Studies by PTB
Computer Science		Aikman Series	Aikman Series

(نظارت تعلیم)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم ازکم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 ستمبر 2012ء

12:00 am	مسلم سائنسدان
12:45 am	ریئل ٹاک
1:20 am	راہ ہدیٰ
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2006ء
3:55 am	امن سمپوزیم
5:10 am	تلاوت قرآن کریم اوران سائیٹ
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور سے نو احمدیوں کی ملاقات
7:00 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
7:20 am	کڈز ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2006ء
8:55 am	امن سمپوزیم
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:25 pm	Whale Watching
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	خلافت جوبلی مشاعرہ
9:00 pm	بائبل کے بارے میں پیشگوئیاں
9:25 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	فرنچ سیکھئے
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

5 ستمبر 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	بائبل کی پیشگوئیاں
2:30 am	Whale Watching
3:05 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال وجواب
5:10 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:30 am	فرنچ سیکھئے
8:05 am	Whale Watching
8:30 am	بائبل کی پیشگوئیاں
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس ملفوظات
11:40 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:10 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سواحیلی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس ملفوظات
5:45 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	فقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	فیتھ میٹرز
10:15 pm	دعائے مستجاب
10:40 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب

سابق امیر ضلع بہاولپور وفات پاگئے

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور 28؍اگست 2012ء کو بعمر 79 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئے۔ آپ موصی تھے اور آپ کی نماز جنازہ 29؍اگست 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ 10؍اکتوبر 1933ء کو چوہدری نور محمد صاحب کے ہاں پھمیاں ضلع ہوشیار پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قادیان سے حاصل کی۔ اوکاڑہ سے آپ نے میٹرک پاس کیا اور ایف ایس سی تعلیم الاسلام کالج لاہور سے کی جبکہ بی ایس سی سول انجینئرنگ آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے کی۔ جس کے بعد 6؍اگست 1955ء کو محکمہ انہار میں بطور ایس ڈی او بھرتی ہوئے اور ضلع مظفر گڑھ میں آپ کی تعیناتی ہوئی۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے تمام غیر احمدی بھی آپ کی ایمانداری اور دیانتداری کے قائل تھے۔ آپ کی شادی 1961ء میں محترمہ رشیدہ نذیر صاحبہ بنت بھائی محمود احمد قادیانی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار درویش اور سادہ زندگی بسر کرنے والے انسان تھے۔ انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور غیر معمولی مالی قربانی کرنے والے نیز بیوت الذکر کی تعمیر میں نمایاں چندہ ادا کرنے والے وجود تھے۔ آپ نے مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی بھی توفیق پائی۔ آپ 1965 تا 1967 قائد خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان رہے۔ آپ کو 1975ء تا 2004ء دو دفعہ امیر ضلع بہاولپور خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ 2004ء میں آپ نے مستقل طور پر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ 12؍اکتوبر 2004ء تا وفات آپ قاضی دارالقضاء ربوہ رہے اس کے علاوہ دفتر صدر عمومی ربوہ میں آپ کو مضافاتی کمیٹی کے ممبر کے طور پر بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ مندرجہ ذیل 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرمہ طاہرہ مبشر صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب ربوہ، مکرمہ سعدیہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب کراچی، مکرمہ ڈاکٹر شیما ارم صاحبہ زوجہ مکرم مستنصر احمد باجوہ صاحب سرگودھا، مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ نادیہ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ربوہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اگست	
طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:36

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری عامر ودود صاحب گوپے را ربوہ پراپرٹی سنٹر کالج روڈ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے ماہ جولائی میں اپنے والد محترم چوہدری بشیر احمد محمود گوپے را حال مقیم کینیڈا کے دل کا بائی پاس آپریشن کیلئے بذریعہ روزنامہ الفضل دعائیہ درخواست احباب کو کی تھی خاکسار کے والد کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے اب والد صاحب خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ صحت یاب اور تندرست ہیں۔ آئندہ کسی قسم کی بیماری اور پریشانی سے بچنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

عنقریب سیل میلہ
تمام ورائٹی پر لوٹ سیل مورخہ یکم ستمبر سے محدود مدت کیلئے
کامران شوز: 047-6215344

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس،
کرسٹل کلاسک، کولیکشن لان، چائنہ لان،
نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست ۔سیل۔ سیل۔ سیل
اب جانا تو ضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

FR-10